قرآنی آیات میں گفتگو
مصنف
فیضِ ملّت، شمس المصنفین، استاذ العرب والعجم، مفسرِ اعظم پاکستان
حضرت علامہ ابوالصالح
مدظلہ العالی
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی
www.faizahmedowaisi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآنی آیات میں گفتگو

مصنف

مفسرِ اعظم پاکستان، فیضِ ملت، آفتابِ اہلِ سنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحاج الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہ

با اہتمام

محمد اویس رضا قادری

ناشر

قطب مدینہ پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الکریم الامین وعلی آلہ وآصحابہ اجمعین .

امابعد!

موجودہ دور میں ہر آدمی کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلا ہے۔کسی کے گھر میں بیماری ختم نہیں ہوتی،کوئی غربت کے ہاتھوں تنگ آچکا ہے کوئی ظلم کی چکی میں پس رہا ہے کوئی خوف وناامید کی زندگی بسر کررہا ہے۔کوئی جادوٹونے کے چکر میں مبتلا ہے،کسی کا کاروبار خسارہ میں جارہا ہے اس کا حل قرآن ہے۔اس کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ کی ذات سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔اس ذات نے جوہمیں ضابطۂ حیات عطا فرمایا ہے اس سے رہنمائی حاصل کریں لیکن قرآن مجید کا صحیح حل وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے وسیلے سے نصیب ہو کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآنِ پاک کی عملی تفسیر حضوراکرم ﷺ کی سیرت مقدسہ ہے،جسے حکومت اسلامیہ نظامِ مصطفیٰ کا نام دیتی ہے۔ہمارے تمام مسائل کا حل نہ تو سوشلزم میں ہے نہ کمیونزم میں اور نہ ہی دیگر باطلہ ادیان میں بلکہ نظامِ مصطفیٰ ﷺ ہی میں مضمر ہے۔کیونکہ یہ زمین خدا کی ہے تو قانون بھی خدا کا نافذ ہونا چاہئے۔جن لوگوں نے قرآن کو اپنایا قرآنی تعلیمات پر عمل کیا نبی اکرم ﷺ کے نقشِ قدم پر چلے دنیا کے بڑے بڑے شہنشاہ اُن کے ناموں کو سن کر کانپ جاتے تھے۔وہ جس طرف قدم اُٹھاتے تو فتح ونصرت نے اُن کے قدم چومے۔بقول شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال قادری رحمۃ اللہ علیہ

؎ وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر

ہم ذلیل وخوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

جیسا کہ گذشتہ صدیوں کے اوراق شاہد ہیں کہ ان سچے مسلمانوں کا اوڑھنا بچھونا بلکہ ان کا بولنا قرآن مجید تھا چند نمونے فقیر اسی تصنیف میں عرض کرے گا بلکہ وہ تو یہ عقیدہ رکھ کر عوام اہل اسلام کو درس دیتے تھے

؎ گر تو میخواهی مسلمان زیستن

نیست ممکن جُز بقرآن زیستن

ترجمہ: اگر تو مسلمان بنکر زندگی چاہتا ہے تو قرآن مجید کے سوا زندگی ناممکن ہے۔

یہ ایک طویل موضوع ہے۔اس رسالہ میں میرا مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ ایسا لگاؤ پیدا کیا جائے کہ روزمرہ کی گفتگو قرآن ہی قرآن بن جائے تا کہ جو اجر وثواب قرآن پاک پڑھنے کے متعلق ہے وہ روزمرہ کی نجی گفتگو میں نصیب ہو جائے جیسے اوراسلاف کا طریقہ تھا تفصیل آگے آئے گی۔(انشاء اللہ)

حدیث پاک میں ہے کہ جو قرآن پاک کا ایک حرف پڑھے گا اس کو دس نیکیاں ملیں گی ،دس درجے بلند ہونگے اوردس گناہ مٹیں گے،مثلاً سورۃ فاتحہ کے ایک سو چالیس حُروف ہیں جو اِس کوایک مرتبہ پڑھے اُس کو۱۴۰ x ۱۰ =۱۴۰۰ چودہ سونیکیاں ملیں گی،چودہ سودرجے بلند ہوں گےاور چودہ سو گناہ مٹیں گے۔۱۴۰۰ x ۳ = ۴۲۰۰ اب کل بیالیس سونیکیاں من وجہ صرف ایک مرتبہ پڑھنے سے ہوگئیں۔اب دن رات کی پانچ نمازیں فرض ہیں جن کی کل تعداد رکعت (فجر کی چار،ظہر کی بارہ،عصر کی آٹھ،مغرب کی سات،عشاء کی سترہ) اڑتالیس ہے۔ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے یعنی چوبیس گھنٹوں میں اڑتالیس مرتبہ پڑھنا ہے۔ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب بیالیس سونیکیاں بنی تھیں تو ۴۲۰۰ x ۴۸= ۲۰۱۶۰۰ کل نیکیاں دولاکھ سولہ سو ہوگئیں۔یہ تو پانچ نمازوں میں صرف سورۃ فاتحہ کا ثواب ہے اگر ثنا ،تعوذ،تسمیہ،سورہ ملانے کا تکبیرات وغیرہ کا ثواب ملایا جائے تو کتنا ثواب جمع ہوجائے گا۔ادھر یہ حالت کہ کسی کا دس بیس ہزار روپیہ ضائع ہوجائے توانسان پریشان ہوجاتا ہے۔بیمار ہوجاتا ہے حتیٰ کہ دل کا دورہ(Heart attack) ہوجاتا ہے۔یہاں لاکھوں نیکیاں روزانہ ضائع ہوجاتی ہیں،افسوس کیوں نہیں ہوتا؟ان نیکیوں کی قیمت کا اندازہ تو آخرت میں لگے گا جب صرف ایک نیکی کی ضرورت پڑے گی۔اللہ تعالیٰ انسان کوفرمائے گا اگر ایک نیکی تجھ کوکوئی دے دے تو تیری بخشش ہوجائے گی۔وہ نیکی لینے کے لئے اپنی ماں کے پاس،باپ کے پاس،بہن بھائیوں کے پاس جائے گا لیکن کہیں سے بھی ایک نیکی نہ ملے گی تو اُس وقت قرآنِ مجید کی عظمت کا پتہ چلے گا۔

جن حضرات کوقرآن مجید کی قدر ومنزلت کا علم ہے وہ شب وروز تلاوتِ قرآن میں منہمک رہتے ہیں اوراسلاف وصالحین میں تو بعض حضرات اپنی نجی گفتگواور سائلین کے سوالات کے جوابات تک قرآن مجید کی آیات سے دیتے۔اُن کا بھی یہی مقصد تھا کہ کل قیامت میں ہمارا ہر قول اور ہماری ہر بات قرآن مجید کے الفاظ سے نامۂ اعمال میں مکتوب ہو چند نمونے اس رسالہ میں پڑھئے۔

بڑھیا قرآنی آیات سے جواب دیتی ھے

اس بڑھیا کے مختلف عنوانات سے مختلف کتابوں میں مختلف عبارات سے مختلف جوابات از قرآنی آیات درج ہوئے

ہیں اُنہیں یکجا کر کے لکھتا ہوں۔

بڑھیا بی بی اور عبداللہ ابن مبارک (رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے سفرِ حجاز میں ایک بوڑھی عرب عورت کو جنگل میں کمبل اوڑھے بیٹھے دیکھا۔ اُسے تنہا دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہتے ہیں کہ میں اِس ضعیفہ کے پاس رُک گیا اور کہا کہ السّلام علیکم ورحمة الله وبركاتهٗ. خاتون نے جواب دیا:

سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ (پارہ ۲۳، سورۃ یٰس، ایت ۵۸)

﴿ترجمہ: ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔﴾

پھر دونوں میں جو گفتگو ہوئی حسب ذیل ہے۔

حضرت عبداللہ سوال کر رہے ہیں، خاتون جواب دے رہی ہے۔

عبداللہ: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ یہاں کس طرح ہیں؟

جواب: مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ (پارہ ۹، سورۃ الاعراف، ایت ۱۸۶)

﴿ترجمہ: جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں﴾ یعنی راہ بھول گئی ہوں۔

عبداللہ: آپ کو کہاں جانا ہے؟

جواب: سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَی (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۱)

﴿ترجمہ: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک﴾ یعنی حج سے فارغ ہو کر بیت المقدس کا قصد ہے۔

عبداللہ: آپ یہاں کب سے ہیں؟

جواب: ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا (پارہ ۱۶، سورۃ مریم، ایت ۱۰)

﴿ترجمہ: پورے تین رات دن بھلا چنگا ہو کر۔﴾ یعنی تین راتوں سے۔

عبداللہ: آپ کے پاس کچھ خوراک ہے؟

جواب: هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ (پارہ ۱۹، سورۃ الشعرآء، ایت ۷۹)

﴿ترجمہ: وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے﴾ یعنی اللہ تعالیٰ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

عبداللہ: آپ وضو کس چیز سے کرتی ہیں؟

جواب: فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا (پارہ ۵، سورۃ النساء، ایت ۴۳)

﴿ترجمہ: اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو﴾ یعنی اگر پانی نہیں ملتا پاک مٹی سے تیمم کر لیتی ہوں۔

عبداللہ: کیا آپ کھانا کھائیں گی؟ میرے پاس کھانا موجود ہے۔

جواب: ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ (پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، ایت ۱۸۷)

﴿ترجمہ: پھر رات آنے تک روزے پورے کرو﴾ یعنی شام تک میرا روزہ ہے۔

عبداللہ: یہ رمضان کا مہینہ تو نہیں ہے۔

جواب: وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ (پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، ایت ۱۵۸)

﴿ترجمہ: اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے﴾ یعنی نفلی روزہ بھی ثواب کا کام ہے۔

عبداللہ: سفر میں تو افطار جائز ہے؟

جواب: وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، ایت ۱۸۴)

﴿ترجمہ: اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو﴾ یعنی اگر روزہ رکھ لو تو بہتر ہے۔

عبداللہ: آپ میری طرح اپنی بولی میں کلام کیوں نہیں کرتیں؟

جواب: مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ (پارہ ۲۶، سورۃ ق، ایت ۱۸)

﴿ترجمہ: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو﴾ یعنی ہر بات فرشتے لکھ لیتے ہیں، اس لیے قرآن میں گفتگو کیوں نہ کی جائے تاکہ نامۂ اعمال قرآنِ پاک ہی سے بھرپور ہو۔

عبداللہ: آپ کن لوگوں میں سے ہیں؟

جواب: وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ

مَسْـُٔوْلًا (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۳۶)

﴿ترجمہ: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے﴾ یعنی بے ضرورت نہ بولو روز قیامت کان آنکھ اور دل کے متعلق پوچھا جائے گا۔

عبداللہ: کیا آپ میری یہ خطا معاف نہ کریں گی؟

جواب: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (پارہ ۱۳، سورۃ یوسف، ایت ۹۲)

﴿ترجمہ: آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے﴾ یعنی میں نے معاف کیا اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے۔

عبداللہ: اگر آپ قافلے میں شامل ہونا چاہیں تو میں اونٹنی پر سوار کر کے لے چلوں؟

جواب: وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، ایت ۱۹۷)

﴿ترجمہ: اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے﴾ یعنی لے چلو نیکی کا بدلہ خدائے علیم سے ملے گا۔

عبداللہ: میں نے اونٹنی بٹھا دی ہے آپ اس پر سوار ہو جائیں؟

جواب: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پارہ ۱۸، سورۃ النور، ایت ۳۰)

﴿ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں﴾ یعنی میں سوار ہونے لگی ہوں، اپنی آنکھیں بند کر لو۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اونٹنی کے زانو باندھنے بھول گیا تھا اس لیے وہ بدک گئی۔ خاتون کا کپڑا الجھ کر پھٹ گیا اس پر اس نے کہا وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ (پارہ ۲۵، سورۃ الشوریٰ، ایت ۳۰)

﴿ترجمہ: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا﴾ یعنی مصیبت اپنے ہاتھوں لائی گئی ہے۔

عبداللہ: بی بی ٹھہریں میں اونٹنی کے زانو باندھ دیتا ہوں۔

جواب: فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، ایت ۷۹)

﴿ترجمہ: ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا﴾ یعنی جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تدبیر سلجھائی تھی اس طرح تمہیں بھی سلجھا دی۔

عبداللہ: بی بی میں نے اونٹنی کو سواری کے لیے درست کر دیا ہے اب آپ سوار ہو جائیں۔

جواب: سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ٥ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ٥ (پارہ ۲۵، سورۃ الزخرف، ایت ۱۳،۱۴) ﴿**ترجمہ**: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے کی نہ تھی۔ اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے اونٹنی کی مہار تھام لی اور بلند آواز سے شعر خوانی کرتے ہوئے تیز چلنے لگا تو اس پر خاتون نے تکلیف محسوس کی اور کہا:

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (پارہ ۲۱، سورۃ لقمان، ایت ۱۹)

﴿**ترجمہ**: اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کچھ پست کر﴾

یعنی اونٹنی کو آہستہ چلاؤ اور اپنی آواز کو پست رکھو۔ پھر میں نے رفتار اور آواز نرم کر دی تو خاتون بولیں:

فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (پارہ ۲۹، سورۃ المزمل، ایت ۲۰)

﴿**ترجمہ**: اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو﴾

یعنی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو! عبداللہ نے کہا مجھے خیر کثیر مل گئی۔ خاتون نے فرمایا:

وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ (پارہ ۳، سورۃ البقرۃ، ایت ۲۶۹)

﴿**ترجمہ**: اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے﴾

یعنی عقلمند آدمی ہی نصیحت قبول کرتے ہیں، عبداللہ یہ سن کر چپ ہو گئے اور چلتے چلتے قافلے سے جا ملے تو خاتون سے دریافت کیا کہ اس قافلے میں آپ کا کوئی آدمی ہے؟

جواب: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (پارہ ۱۵، سورۃ الکھف، ایت ۴۶)

﴿**ترجمہ**: مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگھار ہے﴾ یعنی مال اولاد حیات دنیا کی زینت ہیں اور بس۔

نوٹ: بڑھیا کے عنوان سے دیگر واقعات آگے آتے ہیں۔ ان واقعات سے اہل اسلام مرد اور خواتین درس عبرت حاصل کریں کہ اسلاف میں قرآن مجید سے کتنا پیار تھا کہ علاوہ اس کی تلاوت کے ان کی نجی گفتگو بھی قرآنی آیات سے ہوتی تھی یہ ان کی قرآن مجید سے قلبی لگاؤ کی دلیل ہے ایک ہم ہیں کہ اس کی تلاوت سے محروم ہیں اور بہت سے مسلمان اس کی معنوی تعلیم دور کی بات ہے انہیں لفظی تعلیم سے بھی محرومی ہے۔

شیخ حضرمی رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ ابوعبداللہ حضرمی رحمۃ اللہ علیہ کو بیس سال ہو گئے تھے کسی سے گفتگو نہیں فرماتے تھے میں نے ان سے ارباب تصوف کا پوچھا تو قرآن پڑھ کر جواب دیا کہ......

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ (پارہ۲۱،سورۃ الاحزاب،ایت۲۳)

﴿ترجمہ: کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا﴾

میں نے سوال کیا کہ ان کی باتیں کیسی ہوتی ہیں جواب دیا کہ......

لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ (پارہ۱۳،سورۃ ابراھیم،ایت۴۳)

﴿ترجمہ: ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں اور ان کے دلوں میں کچھ سکت نہ ہوگی﴾ یعنی ان کی نگاہ اپنی طرف نہیں پڑتی اور ان کے دل خدا سے لگے رہتے ہیں۔

میں نے سوال کیا ان کے احوال کا مقام کہاں ہے۔ فرمایا:

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ (پارہ۲۷،سورۃ القمر،ایت۵۵)

﴿ترجمہ: سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور﴾

میں نے عرض کی کچھ اور فرمایئے۔ فرمایا:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (پارہ۱۵،سورۃ الاسراء،ایت۵۶)

﴿ترجمہ: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے (کہ تم نے دنیا میں کیا کیا کام کیا)﴾

اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ اب خاموش ہو جاؤ زیادہ باتیں نہ کرو۔

(نفحات الانس جامی (اردو) ص۲۹۶۔۲۹۷)

نوٹ: حضرت حضرمی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید فہمی میں کتنی محنت کی ہوگی کہ انہوں نے اتنا عرصہ قرآن سے ہی سوالات کے جوابات تیار کئے۔ اور ہم اتنے کمزور ہیں کہ اس کی تلاوت کے لئے بھی وقت نہیں نکال سکتے۔

بڑھیا اور حضرت عبداللہ

حضرت شیخ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے معتبر سند کے ساتھ منقول ہے کہ ایک دفعہ میں حجاز کے سفر پر جا رہا تھا کہ راستے میں مجھے کوئی آواز سنائی دی میں نے اس طرف غور کیا تو دیکھا

کہ ایک عورت نے چادر لپیٹی ہوئی ہے چہرے پر نقاب ڈالا ہوا ہے اور یہ آیت پڑھ رہی ہے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ (پارہ۲۰،سورۃ النمل،ایت ۶۲)

﴿ترجمہ: بھلا کون ہے جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں آگے بڑھا اور سلام کیا اس نے جواب میں کہا

۱)سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ (پارہ۲۴،سورۃ الزمر،ایت ۷۳)

﴿ترجمہ: سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے﴾

۲)سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (پارہ۷،سورۃ الانعام،ایت ۵۴)

﴿ترجمہ: سلام، تمہارے رب نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے﴾

۳) وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ۥ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۥ (پارہ۲۳،سورۃ الصافات،ایت ۱۸۱،۱۸۲)

﴿ترجمہ: اور سلام ہے پیغمبروں پر۔ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے﴾

عبداللہ : میں نے پوچھا محترمہ آپ کہاں سے آرہی ہیں؟

جواب: یَّخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآىٕبِ (پارہ۳۰،سورۃ الطارق،ایت ۷)

﴿ترجمہ: جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے﴾

عبداللہ: میں نے پوچھا آپ کہاں جارہی ہیں؟

جواب: مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (پارہ۱۶،سورۃ طٰہٰ،ایت ۵۵)

﴿ترجمہ: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے﴾

عبداللہ: میں نے کہا آپ کس شہر سے آرہی ہیں؟

جواب: اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ (پارہ۱۵،سورۃ الاسراء،ایت ۱)

﴿ترجمہ: مسجد اقصا تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی﴾ یعنی مسجد الاقصیٰ سے آرہی ہوں۔

عبداللہ : میں نے پوچھا آپ جا کہاں رہی ہیں؟

جواب: وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا (پارہ۴،سورۃ ال عمران،ایت ۹۷)

﴿ترجمہ: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے﴾

عبداللہ : میں نے دریافت کیا محترمہ! آپ کا اس سفر میں کوئی ساتھی بھی ہے؟

جواب: وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ (پارہ ۲۷، سورۃ الحدید، ایت ۴)

﴿ترجمہ: اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو﴾

عبداللہ: میں نے پوچھا آپ کے پاس کھانے پینے کا بھی کچھ سامان ہے؟

جواب: وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ (پارہ ۲۶، سورۃ الذاریات، ایت ۲۲)

﴿ترجمہ: اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے﴾

عبداللہ: میں نے پوچھا آپ کچھ کھائیں گی؟

جواب: وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، ایت ۸)

﴿ترجمہ: اور ہم نے انہیں خالی بدن نہ بنایا کہ کھانا نہ کھائیں﴾

عبداللہ: میں سمجھا کہ بھوکی ہیں میرے پاس جو کچھ تھا میں نے پیش کیا۔ وہ کھا رہی تھی تو میں نے پوچھا کہ پانی لاؤں؟

جواب: وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، ایت ۳۰)

﴿ترجمہ: اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی﴾

عبداللہ: میں نے پانی دیا اور اس نے پیا اب میں نے پوچھا آپ اونٹ پر سوار ہوں گی؟

جواب: اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۷)

﴿ترجمہ: اگر تم بھلائی کروگے اپنا بھلا کروگے اور برا کروگے تو اپنا﴾

بڑھیا نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو کہنے لگی۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پارہ ۱۸، سورۃ النور، ایت ۳۰)

﴿ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں﴾

عبداللہ: میں نے آنکھیں جھکا لیں، سوار ہوگئی تو کہنے لگی۔

بڑھیا: سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ (پارہ ۲۵، سورۃ الزخرف، ایت ۱۳)

﴿ترجمہ: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے کی نہ تھی (ہم نہ اس کو قابو میں لاسکتے تھے)﴾

عبداللہ: میں نے جان لیا کہ سوار ہوگئی ہیں اب ہم اکھٹے چل پڑے میں نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟

جواب: ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً (پارہ ۳۰، سورۃ الفجر، ایت ۲۸)

﴿ترجمہ: اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی﴾

عبداللہ: میں نے سمجھ لیا اس کا نام راضیہ ہے۔ میں نے کہا مجھے اپنا بھائی سمجھو،

جواب: اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، ایت ۱۰)

﴿ترجمہ: مسلمان مسلمان بھائی ہیں﴾

عبداللہ: میں نے دریافت کیا کہ کتنے روز سے آپ سفر میں ہیں؟

اَرۡبَعَۃِ اَیَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیۡنَ (پارہ ۲۴، سورۃ حٰم السجدۃ، ایت ۱۰)

﴿ترجمہ: چار دن میں ٹھیک، جواب پوچھنے والوں کو﴾

عبداللہ: میں نے معلوم کرلیا کہ اسے چوتھا روز ہے۔ اب میں نے پوچھا کہ آپ کے بیٹے کتنے ہیں؟ اس نے کہا

ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ہُوَ رَابِعُہُمۡ (پارہ ۲۸، سورۃ المجادلہ، ایت ۷)

﴿ترجمہ: تین ہیں اور وہ ان کا چوتھا تھا۔﴾

عبداللہ: میں نے پوچھا ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبۡرٰہِیۡمَ خَلِیۡلًا (پارہ ۵، سورۃ النساء، ایت ۱۲۵)

﴿ترجمہ: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا﴾

وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوۡسٰی تَکۡلِیۡمًا (پارہ ۶، سورۃ النساء، ایت ۱۶۴)

﴿ترجمہ: اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا﴾

یٰیَحۡیٰی خُذِ الۡکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ (پارہ ۱۶، سورۃ مریم، ایت ۱۲)

﴿ترجمہ: اے یحیٰی کتاب مضبوط تھام﴾

عبداللہ: میں نے کہا محترمہ مجھے کچھ نصیحت کیجیے۔

جواب: وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِکۡرِیۡ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیۡشَۃً ضَنۡکًا وَّنَحۡشُرُہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اَعۡمٰی (پارہ ۱۶، سورۃ طٰہٰ، ایت ۱۲۴)

﴿ترجمہ: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے﴾

اتنے میں قافلہ نظر آیا تو کہنے لگی:

بڑھیا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۝ الَّذِیْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ (پارہ۲۲،سورۃ فاطر،ایت۳۴،۳۵)

﴿**ترجمہ:** سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے﴾

عبداللہ: میں نے پوچھا کہ اونٹ دائیں ہاتھ لے چلوں یا بائیں؟

جواب: وَ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ (پارہ۲۷،سورۃ الواقعہ،ایت۲۷)

﴿**ترجمہ:** اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے﴾

اس دوران ایک خیمہ سامنے آ گیا اور اس سے تین جوان باہر نکلے،انتہائی خندہ روئی سے ان سے کہنے لگی۔

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،ایت۱۹۷)

﴿**ترجمہ:** اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے﴾

عبداللہ: یہ نوجوان میرے لئے کھانا لے آئے میں نے کہا مجھے ضرورت نہیں ہے وہ کہنے لگی۔

جواب: كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (پارہ۴،سورۃ آل عمران،ایت۹۳)

﴿**ترجمہ:** سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے﴾

میں نے کھانا کھایا اور غور کیا تو وہ خیمہ کے اندر آپس میں بھی اسی طرح گفتگو کر رہے تھے جیسے اس نے مجھ سے بات چیت کی تھی۔میں نے اس کے لڑکے سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہماری والدہ کو چھ ماہ ہوئے ہیں کہ وہ قرآن مجید کے سوا اور کوئی بات نہیں کرتی۔میں نے رخصت ہوتے وقت اس سے نصیحت کی درخواست کی تو کہنے لگی۔

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰی بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا (پارہ۱۵،سورۃ الاسراء،ایت۱۴)

﴿**ترجمہ:** فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے﴾

چنانچہ میں اس سے اجازت لے کر چلا آیا۔

نوٹ: پہلی بڑھیا کا واقعہ اس سے مختلف ہے اس میں اولاد کے بارے میں انکار ہے اس میں نہ صرف اقرار ہے بلکہ بچے حضرت عبداللہ کو ملا بھی دیئے۔

ایک نیک خاتون کا قرآنی آیات سے جواب

دُوسری صدی ہجری کے حدیث وفقہ کے زبردست اور نامور عالم عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حرمین شریفین

کی زیارت سے مشرف ہوکر واپس جارہے تھے کہ راستہ میں ایک گم کردہ راہ بڑھیا سے ملاقات ہوئی جو سیاہ اُون کا لباس پہنے ہوئے تھی۔ ارضِ حجاز کی ریگ زار سرزمین میں اس طرح تن تنہا ایک ضعیفہ کو پڑا ہوا دیکھ کر عبداللہ ابن مبارک کو سخت حیرانی ہوئی اور یکے بعد دیگرے طرح طرح کے خیالات دماغ میں آئے مگر کوئی یقینی نتیجہ پیدا نہ ہوسکا۔ بالآخر استفسار حال کے لئے عرب کے بموجب اَلسَّلامُ عَلَیْکُم سے اپنے کلام کی ابتداء کی اور یہ دیکھ کر سخت تعجب ہوا کہ ضعیفہ ان کے ہر سوال کا جواب عام بات چیت کے بجائے قرآن کریم کی آیات سے دیتی تھی۔ عبداللہ ابن مبارک کہتے ہیں کہ ''میں نے ہرچند کوشش کی کہ وہ عام لوگوں کی طرح مجھ سے بات چیت کرے۔ مگر مجھے اپنے ارادہ میں کامیابی نہ ہوسکی۔''

حضرت عبداللہ ابن مبارک کے دلچسپ سوالات کے جوابات میں بڑی بی نے جن آیاتِ قرآنیہ کو ذریعہ جواب بنایا ان کا برجستہ استحضار انتہائی پُرلطف اور بے حد دلکش ہے۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ.

جواب: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (پارہ۲۳، سورۃ یٰس، ایت ۵۸)

﴿ترجمہ: ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔﴾

عبداللہ: بڑی بی! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے یہاں جنگل بیابان میں تن تنہا کیوں پڑی ہو؟

جواب: مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ (پارہ۹، سورۃ الاعراف، ایت ۱۸۶)

﴿ترجمہ: جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں﴾

مطلب یہ کہ گم کردہ راہ ہوں، قافلہ نکل گیا تنہا سفر کرنے سے معذور ہوں۔ اس لئے مجبوراً یہاں پڑی ہوں۔

عبداللہ: آپ کہاں جانا چاہتی ہیں؟

جواب: سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى (پارہ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۱)

﴿ترجمہ: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک﴾

حضرت عبداللہ بن مبارک سمجھ گئے کہ حج بیت اللہ سے فارغ ہوکر بیت المقدس جانے کا ارادہ ہے۔ پوچھا

عبداللہ: یہاں کب سے پڑی ہو؟

جواب: ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا (پارہ۱۶، سورۃ مریم، ایت ۱۰)

﴿ترجمہ: پورے تین رات دن۔﴾

عبداللہ: مجھے بظاہر آپ کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نظر نہیں آتی؟

جواب: هُوَ يُطْعِمُنِىْ وَ يَسْقِيْنِ (پارہ۱۹،سورۃ الشعرآء، ایت ۷۹)

﴿ترجمہ: وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے﴾

عبداللہ: اچھا تو پھر وضو کی کیا صورت ہے۔

جواب: فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا (پارہ۵،سورۃ النساء، ایت ۴۳)

﴿ترجمہ: اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو﴾

عبداللہ: میرے پاس کچھ کھانا تو موجود ہے۔ اگر آپ کھائیں تو حاضر کروں۔

اس سوال کے جواب میں یقین تھا کہ قرآن حکیم کی آیت پر اکتفا نہ ہو سکے گا اور ضرور اثبات یا نفی میں جواب دینا پڑے گا ۔لیکن

جواب: ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ، ایت ۱۸۷)

﴿ترجمہ: پھر رات آنے تک روزے پورے کرو﴾

مطلب یہ ہے کہ روزہ سے ہوں۔

عبداللہ: یہ تو رمضان المبارک کا مہینہ نہیں ہے۔

جواب: وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ، ایت ۱۵۸)

﴿ترجمہ: اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے﴾

یعنی گو رمضان نہیں ہے مگر نفل روزہ سے کس نے منع کیا ہے۔

عبداللہ: سفر میں تو رمضان المبارک کے روزوں کے بھی افطار کی اجازت ہے۔ چہ جائیکہ نفل روزہ رکھنا۔

جواب: وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ، ایت ۱۸۴)

﴿ترجمہ: اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو﴾

مطلب یہ تھا کہ جس شخص کو سفر میں روزہ رکھنے کی برداشت ہو تو اُس کے لئے بجائے افطار کے روزہ رکھنا ہی بہتر ہے۔

عبداللہ: جس طرح میں آپ سے بات کرتا ہوں اسی طرح آپ مجھ سے کیوں بات نہیں کرتیں؟

جواب: مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ (پارہ۲۶،سورۃ ق،ایت ۱۸)

﴿**ترجمہ:** کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو﴾

عبداللہ: آپ کا تعلق کس قبیلہ اور خاندان سے ہے؟ یہ سن کر بڑی بی بھڑ اٹھیں اور کہا۔

جواب: وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْؤُلًا (پارہ۱۵،سورۃ الاسراء،ایت ۳۶)

﴿**ترجمہ:** اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے﴾

مطلب یہ تھا کہ کیوں میرا اور اپنا وقت ضائع کرتے ہو فضول باتوں سے کیا فائدہ؟ بے ضرورت پوچھ گچھ اچھی بات تو نہیں!

عبداللہ ابن مبارک نے کہا: مجھ سے غلطی ہوئی مجھے معاف کیجئے!

جواب: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ (پارہ۱۳،سورۃ یوسف،ایت ۹۲)

﴿**ترجمہ:** آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے﴾

عبداللہ: اگر آپ منظور کریں تو میں آپ کو اپنے اونٹ پر سوار کر کے قافلہ تک پہنچا دوں؟

جواب: وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،ایت ۱۹۷)

﴿**ترجمہ:** اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے﴾

عبداللہ ابن مبارک نے اونٹ بٹھا دیا اور سوار ہو جانے کے لئے کہا۔

بڑھیا: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پارہ۱۸،سورۃ النور،ایت ۳۰)

﴿**ترجمہ:** مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں﴾

فائدہ: اس آیت سے بڑی بی کا مطلب یہ تھا کہ تم منہ پھیر لو یا آنکھ بند کر لو تاکہ میں پردہ کے ساتھ سوار ہو جاؤں۔

عبداللہ ابن مبارک نے آنکھیں بند کر لیں اور کہا کہ اب آپ سوار ہو جایئے! لیکن جب بڑی بی نے سوار ہونا چاہا تو اونٹ بدک گیا اور بڑی بی کے کپڑے کجاوے میں الجھ کر پھٹ گئے تو بولنا پڑا اور اپنے میزبان سے بطور درخواست کہا۔

بڑھیا: وَ مَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ (پارہ۲۵،سورۃ الشوریٰ،ایت ۳۰)

﴿**ترجمہ:** اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا﴾

عبداللہ ابن مبارک سمجھ گئے کہا ذرا ٹھہریئے، میں اونٹ کو دھنگنا لگا دوں اور پاؤں باندھ دوں تاکہ پھر شرارت نہ

کرے۔

بڑھیا: خوش ہو کر بولیں

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، ایت ۷۹)

﴿ترجمہ: ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا﴾

جب اونٹ کا دھڑکنا لگ گیا اور بیٹھ گئیں اور یہ آیت پڑھی:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ (پارہ ۲۵، سورۃ الزخرف، ایت ۱۳،۱۴)

﴿ترجمہ: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے کی نہ تھی۔ اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے﴾

عبداللہ ابن مبارک: اُونٹ کی مہار پکڑ کر عربوں کے دستور کے مطابق حُدِی (اشعار) پڑھتے ہوئے تیز چلنے لگے۔

بڑھیا کو یہ پسند نہ آیا اور کہا۔

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (پارہ ۲۱، سورۃ لقمان، ایت ۱۹)

﴿ترجمہ: اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کچھ پست کر﴾

عبداللہ ابن مبارک: آہستہ آہستہ چلنے لگے اور پست آواز سے شعر پڑھنے لگے مگر بڑی بی کو یہ بھی پسند نہ تھا لہٰذا پھر ٹوکا۔

بڑھیا: فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (پارہ ۲۹، سورۃ المزمل، ایت ۲۰)

﴿ترجمہ: اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو﴾

عبداللہ ابن مبارک: رحمت و برکت کا وافر حصّہ آپ کو عطا ہوا ہے۔

بڑھیا: وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ (پارہ ۳، سورۃ البقرۃ، ایت ۲۶۹)

﴿ترجمہ: اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے﴾

تھوڑی دور خاموشی سے راستہ طے کرنے کے بعد ابن مبارک نے پوچھا۔ آپ کا شوہر زندہ ہے؟

بڑھیا: لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ (پارہ۷،سورۃ المائدۃ،ایت ۱۰۱)

﴿ترجمہ: ایسی باتیں نہ پوچھو جوتم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں﴾

شاید مطلب یہ تھا کہ بیوہ ہوں۔

بالآخر ابن مبارک سوال کرتے کرتے تنگ آ گئے تو لب پر مُہر خاموشی لگائی۔تا آنکہ قافلہ میں پہنچ گئے۔جس کے بارے میں گمان تھا کہ بڑی بی اسی قافلہ کی بچھڑی ہوئی ہیں۔

عبداللہ ابن مبارک: پُوچھا کہ ''اس قافلہ میں آپ کا کون عزیز ہے؟

بڑھیا: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا (پارہ۱۵،سورۃ الکھف،ایت ۴۶)

﴿ترجمہ: مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگھار ہے﴾

مطلب یہ تھا کہ قافلہ میں میری اولاد ہے۔

عبداللہ ابن مبارک: ان کا پتہ کیا ہے؟

اس سوال کے بعد ابن مبارک اپنے دل میں خوش ہوئے کہ اب پتہ بتلانے کے لئے بڑی بی کو میری طرح بولنا پڑے گا۔

بڑھیا: وَ عَلٰمٰتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ (پارہ۱۴،سورۃ النحل،ایت ۱۶)

﴿ترجمہ: اور علامتیں اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں﴾

اس مرتبہ بھی عبداللہ ابن مبارک کو اپنی خواہش پامال ہونے کا اگرچہ افسوس ہوا مگر سمجھ گئے کہ وہ راہنمائے قافلہ ہیں تلاش شروع کی، خیموں کے سامنے پہنچ کر دریافت کیا کہ......

عبداللہ ابن مبارک: یہاں آپ کے بچوں کو کس نام سے پکارا جائے، شناسا اور جاننے والا کون ہے

بڑھیا: وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا (پارہ۵،سورۃ النساء،ایت ۱۲۵)

﴿ترجمہ: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا﴾

وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا (پارہ۶،سورۃ النساء،ایت ۱۶۴)

﴿ترجمہ: اور اللہ نے موسٰی سے حقیقتاً کلام فرمایا﴾

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً (پارہ۲۳،سورۃ ص،ایت ۲۶)

﴿ترجمہ: اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا﴾

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (پارہ ۱۶، سورۃ مریم، ایت ۱۲)

﴿ترجمہ: اے یحییٰ کتاب مضبوط تھام﴾

ان آیات سے بڑی بی نے ابراہیم موسیٰ داؤد اور یحییٰ چار ناموں کی طرف اشارہ کیا۔ عبداللہ ابن مبارک نے مُدّعا سمجھ کر ابراہیم۔ موسیٰ۔ داؤد اور یحییٰ کہہ کر پکارنا شروع کیا فی الفور چار نوجوان ایک خیمہ سے نکل کر سامنے آئے ملاقات کی اور بڑی بی کو اُتارا۔

بڑھیا: جب آرام سے بیٹھ گئے تو بڑی بی نے لڑکوں سے کہا۔

فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ (پارہ ۱۵، سورۃ الکھف، ایت ۱۹)

﴿ترجمہ: تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ ستھرا ہے کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے﴾

بڑی بی کی یہ فرمائش سن کر اُن میں سے ایک بازار گیا اور کھانا لا کر ابن مبارک کے سامنے رکھ دیا۔

بڑی بی بولیں: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ (پارہ ۲۹، سورۃ الحآقہ، ایت ۲۴)

﴿ترجمہ: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا، صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا﴾

گویا یوں کہئے کہ سفر میں کھانے پینے کی تکلیف اٹھائی ہے۔ تم نے مجھ پر احسان کیا ہے اس کے عوض میں یہ ہدیہ پیش ہے قبول فرمائیے۔

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (پارہ ۲۷، سورۃ الرحمٰن، ایت ۶۰)

﴿ترجمہ: نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی﴾

عبداللہ ابن مبارک نے نوجوان میزبانوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ "میں کھانا اس وقت کھاؤں گا جب آپ مجھے ان بڑی بی کا حال بتلا دینگے کہ یہ کون ہیں؟ اور عام لوگوں کی طرح بات چیت کیوں نہیں کرتیں؟

لڑکوں نے جواب دیا کہ یہ ہماری مادرِ مشفقہ ہیں۔ چالیس سال سے کلام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ صرف قرآن مجید سے اپنے مُدّعا پر ایما اور اشارہ کر دیتی ہیں کہ مبادا کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکل جائے جس پر قیامت میں مواخذہ ہو اور خداوندِ قدوس ناخوش ہو جائے۔

یہ سُن کر عبداللہ ابن مبارک کو بڑی عبرت ہوئی بے ساختہ رو پڑے اور کہا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے اُس پر قادر ہے۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (پارہ ۲۸، سورۃ الجمعہ، ایت ۴)

﴿ترجمہ: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے﴾

سچ ہے۔

جمیع العلم والقران لکن

تقاصر عنه افهام الرجال

قرآن حکیم میں تو جملہ علوم موجود ہیں یہ دوسری بات ہے کہ ہر شخص کی سمجھ کی رسائی اس تک نہ ہو۔

نوٹ: یہ واقعہ پہلے دونوں سے مفصل ہے اگرچہ یہ پہلے دو واقعہ سے ملتا جلتا ہے لیکن آیات مختلف ہیں۔ بہر حال کچھ بھی ہو۔ یہ ہم مسلمانوں کے لئے درس عبرت کے لئے کافی ہے کہ

وہ معزز تھے زمانہ میں عامل قرآن ہو کر

ہم ذلیل وخوار ہیں تارکِ قرآن ہو کر

نیز یہ بھی ممکن ہے کہ ناقدین نے اپنی اپنی عبارت نقل کی ہیں یا یہ کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک کی مختلف خواتین سے ملاقات ہوئی ہوگی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے ذہن پر قرآنی مضامین اس قدر غالب تھے کہ آپ کی باتیں اور آپ کے خطبے قرآنی حقائق سے لبریز ہوتے تھے بعض مواقع واقعات کی کیفیت کے مطابق صرف آیات قرآنی ہی پڑھ دیا کرتے تھے اور درپیش صورت حال کی مکمل تصویر کھنچ جاتی تھی۔ مثلاً

۲۷ رجب کو جب مدینہ منورہ سے نکلے تو یہ آیت پڑھی۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ (پارہ ۲۰، سورۃ القصص، ایت ۲۱)

﴿ترجمہ: تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے﴾

اور ۳ شعبان کو مکہ کے قریب پہنچتے ہوئے یہ پڑھ رہے تھے۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ قَالَ عَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ (پارہ ۲۰، سورۃ القصص، ایت ۲۲)

﴿ترجمہ: اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا، کہا قریب ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے﴾

اسی طرح جب آپ کے قاصد قیس بن مسہر کی شہادت کی خبر آپ تک پہنچی تو آنکھیں تر ہوگئیں اور پڑھنے لگے۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (پارہ ۲۱، سورۃ الاحزاب، ایت ۲۳)

﴿ترجمہ: تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کرچکا (یعنی جانیں قربان کرچکے) اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے، اور وہ ذرا نہ بدلے﴾

(کامل ابن اثیر ج ۴)

نوٹ: یہ امام مسلم صاحب مسند ہیں رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کو علم سے اتنا شغف تھا کہ کھجور کا ٹوکرہ آپ کے آگے رکھا تھا اس سے ایک ایک کھجور کھاتے رہے اور کسی مسئلہ میں اتنا منہمک ہوئے کہ خیال نہ رہا کہ کیا کر رہے ہیں ادھر ٹوکرہ کھجور کا ختم ہوا۔ ادھر آپ کا شکم مبارک پھٹ گیا اس سے آپ کا وصال ہوا۔

لطیفہ

ہمارے دور میں علم سے اتنی دوری ہوگئی ہے کہ ایک مجیب مقیب مولوی صاحب تنظیم المدارس کی امتحان گاہ میں شامل ہوئے جب کہ انہیں شوق ہوا کہ تنظیم المدارس کا امتحان دے کر ڈگری حاصل کرکے اس سے کوئی نوکری کروں گا۔ ممتحن صاحب نے پرچہ سوالیہ میں لکھا کہ امام مسلم کے حالات قلمبند کرو۔ مجیب مقیب مولوی صاحب نے امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما کی کربلا کی کہانی لکھ ماری۔ اس کے بعد نا معلوم اس غریب کو ڈگری ملی یا نہ ملی۔ لیکن اس کے علم کے بجائے جہالت بلکہ حماقت کا ایک عرصہ تک خوب چرچہ رہا۔

کنیز قرآن داں

ایک لڑکی حمام سے نکلی ایک شخص نے دیکھ کر کہا:

وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ (پارہ ۱۴، سورۃ الحجر، ایت ۱۶)

﴿ترجمہ: اور اسے دیکھنے والوں کے لیے آراستہ کیا۔﴾

یعنی یہ حسن و جمال ہمارے لیے ہے۔

لڑکی نے جواباً پڑھا:

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ (پارہ ۱۴، سورۃ الحجر، ایت ۱۷)

﴿ترجمہ: اور اسے ہم نے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا﴾

اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ حسن و جمال شیاطین (حرام کار) کے لیے نہیں اس کے لیے حق شرعی ضروری ہے اس شخص نے

آیت پڑھی

نُرِیْدُ اَنْ نَّاْکُلَ مِنْهَا (پارہ۷،سورۃ المائدۃ،ایت۱۱۳)

﴿ترجمہ: ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں﴾

اس کا مقصد تھا کہ جس طرح بھی ممکن ہوگا۔

لڑکی نے آیت پڑھ کر سنائی۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پارہ۴،سورۃ ال عمران،ایت۹۲)

﴿ترجمہ: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو﴾

اشارہ کیا کہ نکاح کے بغیر اور مہر کی ادائیگی کے سوا نا ممکن ہے۔اس شخص نے پڑھا:

الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا (پارہ۱۸،سورۃ النور،ایت۳۳)

﴿ترجمہ: وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے﴾

مقصد یہ تھا کہ میرے میں یہ نکاح اور مہر کی ادائیگی ناممکن ہے۔لڑکی نے پڑھا:

اُولٰٓئِکَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ (پارہ۱۷،سورۃ الانبیاء،ایت۱۰۱)

﴿ترجمہ: وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں﴾

یعنی یہ ناممکن ہے تو پھر میرا حسن آوارہ نہیں، بے نکاح ادائیگی مہر کے بغیر میرے سے دور رہو۔

اس شخص نے تنگ ہو کر کہا: لعنة الله علیک تجھ پر لعنت ہو۔

لڑکی نے پڑھا:

لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ (پارہ۴،سورۃ النساء،ایت۱۱)

﴿ترجمہ: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر﴾

یعنی مردوں کا بہ نسبت عورتوں کے دوہرا حصہ ہے۔ (المستطرف المؤنث والمذکر)

اس قسم کی درجنوں حکایات فقیر نے ایک رسالہ اضاء الجنان بمکالمة القرآن میں جمع کی ہیں۔بلکہ بعض بزرگوں سے یہاں تک منقول ہے کہ وہ اپنی نجی گفتگو بلکہ ہر بات قرآنی آیات سے ادا کرتے چنانچہ حضرت ابونصر بن ابی القاسم قشیری (رحمہم اللہ تعالٰی) نے اپنی زندگی کے آخری لمحات اسی طرح بسر کیے ان سے وجہ پوچھی گئی تو قرآنی آیت سے جواب دیا۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (پارہ۲۶،سورۃ ق،ایت ۱۸)

﴿ترجمہ: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو﴾

ان کا مقصد یہ تھا کہ ہر بات کو کراماً کاتبین لکھ لیتے ہیں۔اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمالنامہ میں میری ہر بات قرآنی آیات لکھی جائیں۔(واللّٰہ تعالیٰ اعلم)

خاتون کا لاجواب جواب

بغداد کے بازار میں ایک دکان میں پھول،میوے اور پرندوں کا تلا ہوا گوشت بک رہا تھا اور دکاندار پری چہرہ عورت تھی،یہ منظر دیکھ کر ایک ادیب نے یہ آیتیں پڑھنا شروع کردیں۔

وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ٥ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ٥ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ٥ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ٥ (پارہ۲۷، سورۃ الواقعہ،ایت ۲۰۔۲۳)

﴿ترجمہ: اور میوے جو پسند کریں۔اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔اور بڑی آنکھ والیاں حوریں۔جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی﴾

عورت نے سن کر جواب دیا۔

جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (پارہ۲۷،سورۃ الواقعہ،ایت ۲۴)

﴿ترجمہ: صلہ ان کے اعمال کا﴾

یعنی قیمت دو اور لے لو۔

درباری مسخرہ

خلیفہ ہارون رشید کا ایک درباری مسخرہ تھا۔ملاّ نصیرالدین اس کا نام تھا،وہ اکثر لطیفے سنا کر ہنسایا کرتا تھا۔ایک دن خلیفہ نے کہا،ملاّ نصیرالدین تم ان لغویات کے بجائے کوئی حدیث سنایا کرو،

ملا نصیرالدین بولا،مجھے حدیث بھی آتی ہے،سُنیئے!

روایت کیا مجھ سے نافع نے اُن سے ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہوں نے فرمایا،کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص دو باتوں پر عمل کرے گا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

رابعہ بصریہ کے قرآنی مکالمے

عارفہ حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا۔حق تعالیٰ کی طرف سے عقلِ سلیم ذہین رساں اور نکتہ سنج طبیعت لے کر آئی

تھیں۔وہ بے انتہا ذہین، فصیح اللسان اور صاحب تدبر تھیں ۔ بڑے بڑے علماء ان سے بحث کرتے ہوئے پریشان ہوجاتے تھے صرف ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔

حضرت رابعہ و حسن بصری رحمھا اللہ تعالیٰ کامناظرہ

رابعہ (رضی اللہ عنہا) آفتاب معرفت حضرت خواجہ حسن بصری (رضی اللہ عنہ) کی ہم عصر تھیں۔خواجہ صاحب کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتیں اور مسائلِ معرفت پر بات چیت کرتیں۔

حضرت حسن بصری کا سوال:

کبھی کبھی یہ گفتگو مناظرہ کی حیثیت اختیار کر لیتی تھی۔ایک دن خواجہ صاحب نے یہ فرمایا کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے۔اس لئے اسے نبوت سے محروم کیا گیا ہے۔

رابعہ کاجواب:

رابعہ نے فرمایا لیکن آپ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ یہ شرف صرف عورت ہی کو حاصل ہے کہ اس کے پیٹ سے پیغمبر پیدا ہوتے ہیں۔

دوسرا جواب:

اس کے بعد فرمایا میں تسلیم کرتی ہوں کہ عورتیں ناقص العقل ہیں۔اور مرد کامل العقل ہیں۔لیکن میں یقین کے ساتھ کہتی ہوں کہ کسی ناقص العقل عورت نے آج تک خدا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔لیکن بہت سے کامل العقل مرد ایسے ہیں۔جنہوں نے ربوبیت، رزاقیت کا دعویٰ کیا ہے۔کیا ان واقعات سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ناقص العقل نے اپنے تقویٰ کی حفاظت کی ہے اور کامل العقل نے ٹھوکریں کھائی ہیں۔ان معقول ومناسب جوابات کو سن کر اہلِ فضل وکمال خاموش ہوگئے تھے۔

سبق:

نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

بی بی رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا کو خدا داد نعمت کثرتِ عبادت سے نصیب ہوئی۔اگر ہماری خواتین عبادت کو معمول بنالیں۔تو وہ بھی حکمت ودانائی سے مالا مال ہوں۔حضرت حسن بصری تابعی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ

اعظم اور سلاسل اولیاء قادریہ چشتیہ سہروردیہ کے پیران پیر اور فقہ کے مستقل مجتہد اس کے باوجود حضرت رابعہ کی علمی تحقیق کے سامنے خاموشی اختیار فرمائی۔ اس میں اعدائے اولیاء کے منہ پر طمانچہ ہے جب کہتے ہیں کہ اہلسنّت کے پیر علمی تحقیق کیا جانیں ہاں دورحاضرہ کے پیروں کے لئے درس عبرت ضرور ہے۔

رابعہ بصریہ کے قرآنی مکالمے

۱) حضرت عامر بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ رابعہ بصری کو مضامینِ قرآن پر عبور حاصل تھا۔ آخری سالوں کی عمر میں انہوں نے عزم کرلیا تھا کہ میں انسانی اور بشری کلام سے کوئی گفتگو نہ کروں گی۔ اور ہر سوال کا جواب قرآن مجید سے دوں گی۔ یہ ایک اہم فیصلہ تھا۔ لیکن حضرت رابعہ بصری زندگی کے آخری لمحے تک اس فیصلے پر قائم رہیں۔ حضرت رابعہ نے جس دن یہ فیصلہ کیا تھا وہ بیت اللہ شریف میں تھیں۔ اس دن انھوں نے مسجد اقصیٰ جانے کا ارادہ کیا۔ راستے میں شعیب بن حارث بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔

شعیب: شعیب نے پوچھا آپ کہاں جارہی ہیں۔

رابعہ: رابعہ نے جواب دیا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (پارہ۱۵،سورۃ الاسراء، ایت ۱)

﴿ترجمہ: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک﴾

شعیب سمجھ گئے کہ یہ مسجد اقصیٰ کی طرف جارہی ہیں۔

شعیب: شعیب نے پھر کہا" اماں از راہ کرم مجھے یہ بھی بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر سب سے بڑا احسان کون سا کیا ہے۔

رابعہ: لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِہِمْ یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْہِمْ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ (پارہ۴،سورۃ ال عمران، ایت ۱۶۴)

﴿ترجمہ: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں، انہیں میں سے ایک رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے﴾

شعیب: شعیب نے ذکر کیا کہ اماں بصرے کے بعض یہودی مسلمانوں کے خلاف سازش کررہے ہیں۔

رابعہ: رابعہ نے فرمایا:

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥ (پارہ۴،سورۃ ال عمران،ایت۱۳۹)

﴿**ترجمہ:** اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو﴾

شعیب: نے کہا یہودی کہتے ہیں کہ جو مسلمان قتل ہو گئے وہ خاک میں مل گئے اب ان کی اہمیت نہیں۔

رابعہ: حضرت رابعہ نے فرمایا:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ٥ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ، ایت۱۵۴)

﴿**ترجمہ:** اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں﴾

شعیب: نے کہا اماں میرا دل آجکل پریشان رہتا ہے۔

رابعہ: نے فرمایا:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (پارہ۴،سورۃ ال عمران،ایت۱۷۳)

﴿**ترجمہ:** اللہ ہم کو بس (کافی) ہے اور کیا اچھا کارساز﴾

شعیب: نے کہا اماں مجھے کوئی دعا بتایئے جو میں پڑھتا رہوں۔

رابعہ: نے بتایا:

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (پارہ۴،سورۃ ال عمران،ایت۱۹۳)

﴿**ترجمہ:** اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر﴾

شعیب: نے کہا کہ میں اسکندریہ جانے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن نہ جا سکا اس کا مجھے افسوس ہے۔

رابعہ: نے فرمایا:

وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،ایت۲۱۶)

﴿**ترجمہ:** اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو﴾

پھر فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،ایت۱۴۳)

﴿**ترجمہ:** بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان رحم والا ہے﴾

شعیب: اماں کوئی ایسا راستہ تجویز کردیجئے کہ مجھے آخرت کی بھلائی حاصل ہو۔

رابعہ: وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ (پارہ۵،سورۃالنساء،ایت۶۹)

﴿**ترجمہ**: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں﴾

شعیب: میں کاروبار کرنا چاہتا ہوں برکت کے لیے دعا کیجئے۔

رابعہ: وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (پارہ۲۱،سورۃالاحزاب،ایت۳)

﴿**ترجمہ**: اور اے محبوب تم اللہ پر بھروسہ رکھو، اور اللہ بس ہے کام بنانے والا﴾

پھر فرمایا:

وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ (پارہ۱۳،سورۃالرعد،ایت۸)

﴿**ترجمہ**: اور ہر چیز اُس کے پاس ایک اندازے سے ہے﴾

۲) حضرت نعمان بن اسید بصری (رحمۃ اللہ علیہ) بیان کرتے ہیں حضرت رابعہ بصری ایک روز رباط عام میں جلوہ افروز تھیں۔ چند طلباء اور معتقدین حاضر ہوئے اور کچھ سوالات کیے، یہ وہ زمانہ تھا کہ حضرت رابعہ بصری صرف قرآن مجید سے جوابات دیا کرتی تھیں۔ چند سوالات اور ان کے جوابات ذیل میں درج ذیل ہیں۔ یہ حقیقت واضح رہے کہ یہ جوابات فوری طور پر دیئے جاتے تھے۔ ملاحظہ ہو۔

ایک سائل

ایک شخص نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی عظیم تر نعمت ہم پر کیا ہے؟

رابعہ نے فرمایا: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا (پارہ۴،سورۃال عمران،ایت۱۰۳)

﴿**ترجمہ**: اور اللہ کی رسّی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا، اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا، تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے﴾

دوسرا سائل

ایک شخص نے ذکر کیا کہ ہم نے ایک جماعت قائم کی ہے اور ہم قبائل میں کام کر رہے ہیں۔

رابعہ: وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (پارہ۴، سورۃ اٰل عمران، ایت ۱۳۲)

﴿**ترجمہ:** اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو اس اُمید پر کہ تم رحم کیے جاؤ﴾

پھر فرمایا:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (پارہ۴، سورۃ اٰل عمران، ایت ۱۰۴)

﴿**ترجمہ:** اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بُری سے منع کریں اور یہی لوگ مُراد کو پہنچے﴾

تیسرا سائل

ایک شخص نے سوال کیا کہ اماں عبد صالح کی تعریف کیا ہے؟

رابعہ نے فرمایا۔

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ (پارہ۱۸، سورۃ المؤمنون، ایت ۶۱)

﴿**ترجمہ:** یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انہیں پہنچے﴾

چوتھا سائل

ایک شخص نے ذکر کیا اماں بعض لوگ ایسے ہیں کہ ظاہر میں پرہیزگار ہیں لیکن وہ درپردہ گناہ کرتے ہیں۔

رابعہ محترمہ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ (پارہ۳، سورۃ اٰل عمران، ایت ۵)

﴿**ترجمہ:** اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں﴾

پانچواں شخص

ایک شخص نے سوال کیا کہ اللہ کی رحمت کے خاص مستحق کون ہیں؟

رابعہ نے فرمایا: وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، ایت ۱۰۵)

﴿**ترجمہ:** اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے﴾

چھٹا شخص

ایک شخص نے پوچھا کہ مسلمانوں کی امتیازی شان کیا ہے۔

رابعہ: کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (پارہ ۴، سورۃ ال عمران، ایت ۱۱۰)

﴿**ترجمہ:** تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو﴾

ساتواں شخص

ایک شخص نے ذکر کیا، بصرہ میں دہریوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے اور وہ دوسروں کے عقائد بھی خراب کرتے ہیں۔

رابعہ: اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، ایت ۳۹)

﴿**ترجمہ:** وہ دوزخ والے ہیں، ان کو ہمیشہ اس میں رہنا﴾

آٹھواں سائل

ایک شخص نے کہا بصرے میں پرہیزگار بھی کافی ہیں۔

رابعہ: نے فرمایا: وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ (پارہ ۱۰، سورۃ التوبۃ، ایت ۴۴)

﴿**ترجمہ:** اور اللہ خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو﴾

نواں شخص

ایک اور شخص نے ذکر کیا کہ اماں! میں نے اپنی زندگی میں سخت گناہ کیے ہیں۔لیکن اب میں نادم ہوں اور اللہ کے خوف سے لرزاں ترساں ہوں۔

رابعہ: نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (پارہ۴،سورۃ ال عمران،ایت۱۵۵)

﴿ترجمہ: بے شک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے﴾

پھر فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،ایت۲۴۳)

﴿ترجمہ: بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں﴾

سبق: اللہ والوں کو قرآن مجید سے عشق تھا اسی لئے ان کے منہ سے ہر جملہ قرآنی نکلتا۔آج یہ وقت ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کا وقت نہیں ملتا۔

نوٹ: حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا کے مفصل حالات فقیر کی تصنیف ''رابعہ بصریہ'' کا مطالعہ کیجئے۔

علمی ٹوٹکے

رسالہ ہٰذا میں چند علمی ٹوٹکے پیش کیے جاتے ہیں تاکہ اہل علم حضرات کے ذوق میں اضافہ ہو۔

پھڈے کا بھلا جواب

ایک بادشاہ کے دو وزیر تھے دونوں آپس میں رقابت رکھتے تھے،ان دونوں میں سے جو قابل وزیر تھا اس کی زبان میں لکنت تھی اور وہ حروف ''ر'' صحیح ادا نہیں کرسکتا تھا،دوسرا وزیر اس کے اسی نقص کی وجہ سے اس کا مذاق اڑانے کی فکر میں رہتا تھا،ایک دن بادشاہ نے اس وزیر کو حکم دیا کہ ایک فرمان لکھ کہ فلاں جگہ رفاہ عام کے لئے ایک کنواں کھودا جائے ،اس ماتحو زیر نے یہ فرمان اس صورت میں لکھا کہ اس میں حروف ''ر'' کثرت سے آتا تھا،چنانچہ یہ عبارت اس نے اس طرح لکھی۔

اَمَرَ اَمِیْرُ الْاُمَرَاءِ اَنْ يُّحْفَرَ بِیْرٌ فِی الطَّرِیْقِ

یہ عبارت لکھ کر اس نے بادشاہ سے کہا کہ یہ فرمان وزیر اعظم صاحب پڑھ کر سنائیں۔لائق وزیر اس شرارت کو تاڑ گیا اور اس نے یہ فرمان فی البدیہہ اپنی عبارت میں یوں پڑھا۔

حَكَمَ حَاكِمُ الحُكَّامِ اَنْ يَجْعَلَ كَلِيًّا!

فِيْ السَّبِيْلِ لِيَنْتَفِعَ مِنْهُ الْبَادِيَ وَالْمَبَادِيْ

مطلب دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے کہ بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ راستے میں ایک کنواں کھودا جائے، جس سے آنے جانے والے سب پانی پئیں۔

ایک شخص جس کا نام دین محمد تھا، وہ کُبڑا تھا (پنجابی زبان میں جسے کُبّہ کہتے ہیں) ایک شخص نے اسے خط لکھا۔ تو اسے یوں مخاطب کیا:۔ "کُبّہ دین محمدی قائم باد۔"

کیا خوب جواب

ایک شخص قاضی کبیر صاحب کے ساتھ جارہا تھا، اس شخص کا گھوڑا بہت پست قد تھا اور قاضی کبیر صاحب کا گھوڑا بڑے قد کا۔ قاضی صاحب نے کہا:

"اسپ شما صغیر است" اس نے جواب دیا۔

"ولے بهتر از کبیر است" (ہاں کبیر سے اچھا ہے)۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح **محمد فیض احمد اویسی رضوی** غفرلہ

☆..........☆..........☆

☆..........☆